یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم

مسلک اہل حدیث کا داعی اور جمعیت اہل حدیث ہند کا نقیب

ترجمان دہلی

پندرہ روزہ

مدیر: حافظ محمد یوسف

معاون: محمد سلیمان صابر

جلد ۲۹ | یکم اگست ۱۵ جولائی ۱۹۸۳ء | شمارہ ۱۴

بندوں سے محبت خدا سے محبت

جو خدا سے محبت کرنا چاہے اسے چاہئے اس کے بندوں سے محبت کرے۔ لیکن بندے کے لئے خدا کی محبت کی عملی راہ کیا ہے؟ وہ دکھتا ہے۔ خدا کی محبت کی راہ اُس کے بندوں کی محبت میں سے ہو کر گذری ہے اور جو اپنا مال اللہ کی محبت میں نکالتے اور خرچ کرتے ہیں: اور اللہ کی محبت میں وہ مسکینوں، یتیموں، قیدیوں کو کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں) کہ ہمارا یہ کھلانا اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ محض اللہ کے لئے ہے۔ ہم تم سے نہ تو کوئی بدلہ چاہتے ہیں، نہ کسی طرح کی شکرگذاری۔ (۷۶: ۸-۹)

(ترجمان القرآن)

بدل اشتراک پندرہ روپے 15/- ۱۵ جولائی ۱۹۸۳ء ممالک غیر سے ۵ پونڈ یا دس ڈالر

فریضہ تبلیغ و اشاعت اسلام

ایک ایسا فریضہ ہے جو ہر مسلمان پر خواہ وہ کسی بھی مکتب فکر کا ہو حسب امکان واجب ہے، ہر حال و ہر مقصد سے کے مسلمانوں کا مرکز ہے۔

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام کی تبلیغ و اشاعت اس کا بنیادی مقصد ہے اور اسلام کا سبیس دینی ادارہ ہے، یہ ایک خالص مذہبی و تبلیغی ادارہ کی حیثیت سے کام کر رہی ہے، ملکی اور ملی سیاست سے اس کا کوئی تعلق نہیں رہا اور نہ اب ہے۔

مقاصد:- جاہل اور تعلیم سے بے بہرہ مسلمانوں کی ابتدائی دینی تعلیم اور نشر و اشاعت قرآن مجید، علم و تعلیم اسلامی کی تعلیم و تربیت اس کے اہم ترین مقاصد ہیں، اس قسم کے کاموں میں یہ جماعت خاموشی کے ساتھ سرگرم رہی ہے اور دینی خدمات انجام دیں۔

(۱) اب ملک کے موجودہ نیز عالم اسلام کے بدلتے ہوئے حالات کے مناسب دینی لٹریچر کی مختلف زبانوں میں ترتیب و اشاعت اہم مقصد ہے۔

(۲) مسلمان اور غیر مسلم متلاشیان حق کے لئے حضور صاحب کی زبان اب ہندی بنا دی گئی ہے، فرداً اسلامی لٹریچر مفت پہنچایا جاتا ہے۔

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام کی ساری جد و جہد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اہل خیر احباب کے تعاون سے جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضل خاص سے نوازے، ہمیں تمام احباب خیر سے اپیل ہے کہ اس ماہ مبارک میں زکوٰۃ و خیرات نیز اپنے عطیات سے جمعیۃ ہذا کو زیادہ سے زیادہ امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور اسلام کی تبلیغ اور اس کی نصرت و حمایت کا ثواب حاصل کریں۔

(۳) مندرجہ ذیل مدات میں اعانت کی ضرورت ہے۔

(الف) غیر مستطیع طلباء کے لئے تعلیمی وظائف کی مد میں۔

(ب) جدید تعلیم یافتہ نو مسلموں کی تعلیم اور ان کی اعانت کی مد میں۔

(ج) مکاتب و مدارس کی امداد کی مد میں۔

(د) اسلامی لٹریچر کی تیاری و اشاعت کی مد میں۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

الداعی الی الخیر:- محمد عبد السمیع ندوی معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام ۳۵/۲ منگراہ ۷ پور وڈپو

(از: عبد الحکیم بارکی)

ایک آیت کی چھ باتیں!

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ۝ فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ۝ (ھود ۶۹-۷۰)

ترجمہ:- اور بے شک ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم کے پاس بشارت لے کر آئے، پھر ابراہیم کو سلام کیا، جواب میں ابراہیم نے بھی سلام کیا، اور کچھ دیر نہیں ہوئی کہ ابراہیم ایک بچھڑا تل کر لے آئے، جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس کی طرف نہیں بڑھ رہے ہیں تو ان کو اجنبی سمجھا اور دل ہی دل میں ان سے ڈرے، فرشتے بولے ڈریے نہیں، ہم تو لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

آیات سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۱) فرشتے ... کی صورت بن کر آئے۔

(۲) فرشتے ... انبیاء کو سلام کرتے ہیں۔

(۳) فرشتے جب انسان کی شکل میں آتے ہیں تو پیغمبر بھی ان کو پہچان نہیں سکتے، اگر پہچان جاتے کہ یہ فرشتے ہیں تو

ضرورت مدرس

قصبہ ... میں ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو بچوں کو صحت کے ساتھ قرآن شریف کی تعلیم دے سکے۔

خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر مراسلت کریں۔

محمد حنیف جلالی بھائی کیراف ڈاکٹر ایس۔ اے انصاری

مہسی ضلع مہسانہ۔ گجرات

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مہمانوں کا اکرام کرنا معلوم ہوا، اور ایک اچھا تازہ بچھڑا بھون کر مہمانوں کے لئے دسترخوان پر پیش کر دیا۔

(۴) اسلام ہوا کہ فرشتے دسترخوان پر کھانے کے لئے بیٹھ بھی گئے لیکن کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا بلکہ خاموش بیٹھے رہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو پہچان نہ سکے، اس لئے جب ابراہیم علیہ السلام نے پہچان نہ سکے تو ابراہیم علیہ السلام کے دل میں مہمانوں کے بارے میں ڈر پیدا ہو گیا، تب فرشتوں نے اپنی حقیقت بیان کر دی کہ ہم انسان نہیں ہیں بلکہ ہم انسانی شکل میں آپ کے پاس آئے ہیں۔

۵- پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ فرشتے روپ بدل سکتے ہیں، لیکن ان کی فطرت نہیں بدلتی، اگر فطرت میں بھی تبدیلی ممکن ہوتی تو کھانا کھا لیتے لیکن کھانا نہیں کھا سکے، یہیں سے اندازہ ہوتا ہے کہ کوئی حاجت بشری بھی نہیں۔

۶- جو لوگ انبیاء کو عالم الغیب بتاتے ہیں انہیں ان چیزوں پر غور کر کے اپنی اصلاح کر لینی چاہئے۔ ان دونوں آیتوں پر غور کرنے کے بعد ان کی سمجھ میں آ جائے گا کہ انبیاء علیہم السلام کے بارے میں ان کا عقیدہ درست نہیں، حضرات عقیدوں کی بنیاد قرآن پر رکھیں، رکھنا ہی ہے تو ... ایسی باتوں پر قرآنی ... ان کی ... اب کسی طرح کا شک نہیں رہ جانا چاہئے۔

راجستھان وقف بورڈ میں اہلحدیث کی نمائندگی

(۱) اہم مسئلہ ہے کہ قومی کی جماعت اہلحدیث کا راجستھان وقف بورڈ میں اہلحدیث کا کوئی نمائندہ نہیں ہے! الحمد للہ کافی کوششوں کے بعد ماہ مئی ۱۹۹۵ء میں جودھپور کے جناب خالد قریشی صاحب کا انتخاب کر کے وقف بورڈ میں اہلحدیث کی نمائندگی تسلیم کی گئی ہے، یہ باعث فخر ہے۔ اسی طرح ہر صوبہ میں یہ کوشش کریں کہ وقف بورڈ میں ایک اہلحدیث نمائندہ لیا جائے، تاکہ اوقاف کا تحفظ قائم رہے اور نظام کار میں مدد ملے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول فرمائے۔

(۲) کل ہند کے صوبائی جمعیت کے صدر محترم اپنا نام مع پتہ اردو و انگریزی میں لکھ کر روانہ کریں، تاکہ وقت ضرورت خط و کتابت کا رابطہ قائم کیا جائے۔

خادم:- عبد السلام ٹی بی ای

C/O عبد الجبار صاحب کپڑا ناظم جمعیۃ اہلحدیث

کل منڈی بھیلواڑہ راجستھان ۳۱۱۰۰۱

پندرہ روزہ **ترجمان** دہلی

یکم اگست ۱۵ جولائی ۱۹۸۲ء

اسلام کا پیغام محبت

ہمیں افسوس ہے کہ بعض ناگزیر حالات کی بنا پر ترجمان کا عید نمبر وقت پر شائع نہ ہو سکا اور ہم وقت پر عید کا پیغام اپنے قارئین تک نہیں پہنچا سکے۔ لیکن عید سعید کے پیغام محبت کی ہر وقت اہمیت ہے۔ عید کے دن جس طرح لوگ پیار محبت سے سلام دعا کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے بغلگیر ہوتے ہیں، وہ اخوت انسانی کا ایک سبق آموز منظر ہے۔ کاش یہ دنیا اسے ہر ملکوں، گروہوں اور فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں، عید کے اخوت انسانی کے پیغام سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج کی تقسیم شدہ دنیا میں سب کچھ ہے، اخوت انسانی نہیں ہے۔ ہم منتشر اور وحشی جانوروں سے زیادہ اپنی بربریت کا مظاہرہ کرنے لگے ہیں۔

عید سے قبل ہی بابنگ دہل [illegible] ہوا اور عید کے تیسرے روز گنگا پور (ضلع اورنگ آباد) میں بہار شریف جو کچھ دیکھنے میں آیا، اور جس طرح [illegible] ذرا ذرا سی بات پر لوگوں کو خاندانوں اور دکانوں کو آگ لگا کر راکھ کر دیا گیا، وہ وحشت گردی کی ایک قابل نفریں مثال ہے۔ اور اب سری لنکا میں جو نسلی فساد ہو رہے ہیں اور جس طرح تمل اقلیت سنہالی اکثریت کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو رہی ہے، وہ بھی دنیا سے انسانیت کی پامالی کا ایک نمونہ ہے۔ سری لنکا سے آنے والوں کے جو چشم دید بیانات سامنے آئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ سینکڑوں ہزاروں انسانوں کو تہ تیغ کر دیا گیا، بعضوں کو زندہ جلا ڈالا گیا اور سب سے بڑا ظلم یہ ہوا کہ عورتوں، بچوں اور ضعیفوں کو بھی نہیں چھوڑا گیا اور قتل و غارتگری میں عورتوں اور بچوں تک پر رحم نہیں کیا گیا۔ اسلام میں دشمن ملک کے بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کے ساتھ بھی رحم دلی کی تعلیم دی گئی ہے اور ہدایت کی گئی ہے کہ انہیں کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے۔ لیکن سری لنکا کے یہ کیسے بودھ ہیں، جو اپنے رہنما بودھ کی امن اور سب کے ساتھ محبت کرنے کی تعلیم کو بھول گئے۔

دنیا میں ہندوستان کا اور سری لنکا وہ ملک ہیں جہاں بودھ مذہب ماننے والوں کی اکثریت ہے۔ بودھ تعلیمات کی روح اسی بودھ کا اعتماد کرتے ہوئے جب تک بودھ کے پیغام انسانیت کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ آج کے دور میں تو اس پیغام کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی جگہ بھی انسان دشمن لوگ اب کسی خدا یا دیوتا یا کسی پیغمبر یا کسی رشی منی کے پیغام کی پیروی کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ انہیں تو شیطان ہی کا پیغام کافی ہے۔ جو انہیں مخالف فرقہ اور مخالف مذہبی عقیدہ رکھنے والوں کو قتل کرنے، ان کے مال و اسباب کو لوٹنے اور ان کے ہر قسم کے کاروبار کو ختم کر کے انہیں مفلس اور لاچار و مجبور بنانے کی تعلیم دیتا ہے۔

سری لنکا میں جو تشدد ہوا ہے سری لنکا کا ایک اندرونی معاملہ بتایا گیا ہے۔ لیکن ہندوستان میں ہی جس بڑے پیمانے پر یہ فساد ہوا ہے اسے کسی حالت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ خود وزیر اعظم ہند مسز اندرا گاندھی نے کہا ہے کہ حکومت ہند خاموش تماشائی بن کر نہیں رہ سکتی۔ اس لئے کہ ہند نژاد باشندے ان فسادات سے متاثر ہوئے ہیں۔ لیکن اسلامی نقطہ نظر سے اگر یہ ہند نژاد باشندے نہ بھی ہوں تب بھی یہ ایک انسانی مسئلہ ہے۔ اور اس پر ہندوستان کو خاموش تماشائی نہ رہنا چاہئے۔ اس لئے کہ پڑوس میں انسانیت کا قتل عام ہو اور ہندوستان خاموش رہے، پڑوس میں خون بہہ رہا ہو اور ہم خاموشی سے دیکھتے رہیں۔ یہ ہماری غیرت کو گوارا نہیں ہونا چاہئے۔ سری لنکا میں ہند نژاد باشندوں پر ہونے والے مظالم پر دنیا بھی چیخ پڑی ہے۔ اب یہ وقت ہے کہ حکومت کوئی ایسا سخت قدم اٹھائے کہ صرف اپنے پڑوس ہی میں نہیں بلکہ دنیا کے ہر کونے میں قتل و غارتگری بند ہو سکے۔ اور اخوت انسانی کی ایسی فضا قائم ہو جس میں سب کالے گورے، اور ہر نسل اور ہر مذہب کے لوگ میل محبت سے رہ سکیں۔

"اسلام کا یہی پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے۔"

فلسطینیوں کے اختلافات

مغربی ایشیا کی صورت حال بدستور خطرناک بنی ہوئی ہے۔ اس سے مزید دیکھا گیا کہ خود فلسطینیوں کے باہمی اختلافات نے بتا دیا ہے کہ تنظیم آزادی فلسطین (پی ایل او) میں باہمی گروپ پہلے سے موجود رہا ہے۔ لیکن اب اس سے ظاہر اور [illegible]

ایک اور عالم دین کی رحلت

ایک اور قد آور شخصیت ہم سے بچھڑ گئی اور ایک اور عالم دین کا [illegible] ہو گیا۔ [illegible] چند برسوں میں ایسی مستند و برگزیدہ شخصیتیں ہم سے جدا ہوئی ہیں کہ ہمارا علمی حلقہ خالی ہو گیا ہے۔ یہ ہے کہ جو شخصیت بھی رخصت ہوئی اس سے پیدا ہونے والا خلا آج تک پُر نہ ہو سکا۔ [illegible] مولانا حفظ الرحمن کا بدل ہمیں کہاں ملا۔ حضرت مولانا حفظ الرحمن کا جانشین آج تک نہیں ملا اور [illegible] آزادی کی خالی جگہ کسی نے پُر کی۔ اسی طرح اور بہت سے علماء کرام کی جانشینی [illegible] ہی رہی۔ اور اب حضرت مولانا قاری محمد طیب کا سانحۂ ارتحال جو دار العلوم دیوبند کے مہتمم تھے، اس کا کون پُر کر سکتا ہے۔

حضرت قاری محمد طیب صاحب تقریباً پچاس برس دار العلوم دیوبند کے مہتمم رہے۔ انہوں نے اپنی انتھک کوششوں سے اس ادارہ کو بام عروج پر پہنچایا۔ [illegible] طلباء کی تعداد [illegible] اور [illegible] فتوحات ہوئیں۔ دار العلوم دیوبند کی شہرت دنیا بھر میں پھیل گئی۔ اس کا سہرا حضرت قاری صاحب کے سر ہے۔ پرکہ اس سے اس علمی ادارہ کے زوال اور باہمی اختلافات کا [illegible] "علماء کرام" کی حیثیت دو گروہوں کی ہو گئی۔ حضرت قاری صاحب [illegible] دور میں کافی بیمار رہے اور زیادہ دن جی نہیں سکے۔ [illegible] سے اٹھ گئے۔

قاری محمد طیب صاحب کی دینی اور علمی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ [illegible] تاریخ ہے۔ ان کا ثبوت یہ ہے کہ ان کے مخالفین بھی ان کی علمی اور دینی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور [illegible] کا جانشین بن سکے۔ (آمین)

عید کے دن

رنگ کا آبشار عید کے دن	ہر گلی لالہ زار عید کے دن
سارے شکوے گلے تمام ہوئے	دھل گیا سب غبار عید کے دن
میرے احساس میں چھلکتا ہے	اس کا بوسہ کنار عید کے دن
کل وہ ایسے کلاہ لعیوں سے	جیسے ملتے ہیں یار عید کے دن
ہر امیر اور غریب کے دل میں	ناچتی ہے بہار عید کے دن

کوئی کس طرح کرسکے گا شمار

رحمتوں کا شمار عید کے دن

کہ وہ [illegible] کی طاقت حاصل کرنی ہے کہ یا سرعرفات کے رفقاء اور ان کے ساتھ عرب ممالک [illegible] ہو جس میں وہ [illegible] کا مقبل محاذ رہا اور اس کا [illegible] ہے، وہ آج کل [illegible] اسرائیلی فوج ہر گز نہ جانیں گے۔ وہ اب خود اپنے ہی آدمیوں کو بھون رہے ہیں۔ اور انہیں امریکہ [illegible] فلسطینیوں کے اس باہمی اختلاف سے ظاہر ہے براہ راست اسرائیل کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ [illegible] لیبیا و دیگر خوش ہوگا۔ کیونکہ اب لبنان میں اپنی گرفت کو مضبوط کرنے کا اور مستحکم ہو جانے کا اور اس کی دائمی کاروبار کا جس پر بات چیت ہو رہی تھی کھٹائی میں پڑ جائے گا۔

ایک طرف ایران اور عراق کے درمیان جنگ اور دوسری طرف خود عربوں اور فلسطینیوں کے درمیان اختلافات، اور باہمی اسرائیل کو اپنی پوزیشن مضبوط بنانے کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہو رہے ہیں۔ لیکن [illegible] کو اس کا احساس نہیں ہے، وہ ایسا کر کے اپنی مزید تباہی کو دعوت دے رہے ہیں۔

تحریر حضرت مولانا حکیم عبدالرحمن خلیق صاحب دہلوی

رفع الیدین

پہلی بات اسے امت مسلمہ کی بدقسمتی کہا جائے کہ ان کے ہاں بعض ایسے مسائل کو بھی اختلافی مسائل بنا دیا گیا ہے جو اصلاً اختلافی نہیں ہیں مگر بعض لوگوں نے ان کو جان بوجھ کر اختلافی بنا لیا ہے۔

ایسے مسائل میں سے ایک مسئلہ رفع الیدین کا بھی ہے۔ ان معمولی اختلافات کے رواج پا جانے کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہمارے عوام کو عام طور پر ایسے مسائل کے بارے میں کوئی ذاتی علم حاصل نہیں ہوتا اور وہ اپنی بے خبری کی وجہ سے جلد مشتعل ہو جاتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ مسلمان عوام اگر ایسے اختلافی مسائل کی حقیقت کو جان سکیں تو اس سے نہ صرف مسلمانوں کے بہت سے جھگڑے ختم ہو جائیں گے بلکہ ان کے باہمی ارتباط اور میل جول کی راہیں بھی ہموار ہو سکیں گی۔ ان شاء اللہ

اسی مقصد کے پیش نظر ہم آج کی فرصت میں اپنے بھائیوں کے سامنے مسئلہ رفع الیدین کو اس کی اصلی صورت میں پیش کر رہے ہیں۔

رفع الیدین رفع الیدین کا معنی ہے اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھانا۔ شرعی اصطلاح میں رفع الیدین نماز کے اندر بعض مواقع پر اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں یا کندھوں تک اوپر اٹھانے کو کہتے ہیں۔

وہ یہ ہے کہ نماز کے اندر دونوں ہاتھوں کا اوپر اٹھانا چار مقامات پر وارد ہوا ہے۔

۱۔ نماز شروع کرتے ہوئے تکبیر تحریمہ کے وقت
۲۔ رکوع کے لئے جاتے وقت تکبیر کہتے وقت۔
۳۔ رکوع سے سر اٹھاتے وقت۔ اور
۴۔ اگر تین یا چار رکعت کی نیت ہو تو دو رکعت پوری کر کے تیسری کے لئے کھڑے ہوتے۔

ان چار مقامات میں سے پہلا رفع الیدین کے بارے میں تو کسی کو بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ مگر باقی تین مقامات پر رفع الیدین کے متعلق بعض حضرات بزرگوں نے اختلاف کیا ہے۔ جبکہ احناف کے سوا پوری امت کے مسلمان، اور ان کے تمام فقہی مسالک جیسے اہل حدیث، مالکی، شافعی اور حنبلی سب کے سب ان چاروں مقامات پر ہی رفع الیدین کو سنت سمجھتے ہیں۔

اسوۂ رسول ﷺ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ صلوا کما رأیتمونی اصلی کہ تم بھی نماز ٹھیک ایسے ہی پڑھو جیسے کہ مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔ آپ کے اسی ارشاد گرامی کی تعمیل میں ہم مسئلہ رفع الیدین کے سلسلہ میں بھی اسی سراج نبوت سے اکتساب نور کرتے ہیں جو قبلی امی طرح سب کے لئے روشن کیا گیا ہے۔

اختصار کا زیادہ قریب ہے اور زیادہ جبر کو روکنے کے لئے اس بات میں ہم صرف انہی روایات سے استناد کریں گے جو ان ذریعوں سے صحاح ستہ میں وارد ہوئی ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری دور میں وہاں وارد ہوئے تھے۔ جب آپ کی رحلت کا زمانہ بالکل قریب تھا اور انہوں نے آپ کی اقتداء میں آپ کی زندگی کے آخری زمانہ میں نمازیں ادا کی ہیں۔

ظاہر ہے کہ آپ کی زندگی کے آخری زمانہ میں اختیار کی گئی نماز اور اگر نماز کے بارے میں آپ سے جو کچھ بھی منقول ہوگا وہ آپ کی زندگی کے مستقل معمولات ہی ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق نماز حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین دخل فی الصلوٰۃ وکبر ثم التحف بثوبہ ثم وضع الیدہ الیمنی علی الیسریٰ فلما اراد ان یرکع اخرج یدیہ من الثوب ثم رفعہما فکبر فرکع فلما قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ (مسلم)

کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے جب نماز شروع کی تو اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور تکبیر کہی پھر اپنے ہاتھ اپنی چادر میں ڈھانپ لیے اور دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اور نماز پڑھنے لگے۔ پھر جب آپ نے رکوع کا ارادہ کیا تو دونوں ہاتھ چادر سے باہر نکالے اور رفع الیدین کرتے ہوئے رکوع کے لئے تکبیر کہی پھر جب آپ رکوع کر چکے۔ اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے اٹھے تو پھر رفع الیدین کی۔

یاد رہے کہ یہ حضرت وائل بن حجر حضرموت کے باشندے ہیں جو آپ نے جنگ تبوک کے بعد ۹ھ میں اسلام قبول کیا ہے (البدایہ والنہایہ جلد ۵) آپ شاہ حضرموت کے بیٹے تھے جب آپ ایمان لائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بہت عزت کی اور اپنی چادر پاک اپنے کندھوں سے اتار کر ان کے لئے بچھا دی اور انہیں اپنے پہلو میں بٹھا دیا (الکامل فی اسماء الرجال) آپ نے مدینہ منورہ کا متعدد بار سفر اختیار کیا ہے اور اسی سفر کے بعد آپ نے خود فرمایا ہے۔ ان کی غرض ایک ہی تھی کہ وہ حضرت امی صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ نماز کا علم حاصل کرنا تھا۔

دوسری روایت میں، بعض نے پہنچ کر دیکھا کہ ان تمام لوگوں نے رفع الیدین کیا کے الفاظ بھی ہیں مالکی آخری کیفیت کہ آپ اپنی نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

وہ آپ کے اصحاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشتاء فرأیت اصحابہ یرفعون ایدیہم فی ثیابہم فی الصلوٰۃ (ابوداؤد)

کہ میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو سردیوں کا موسم تھا اور میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بھی آپ کی طرح ہی اپنی چادروں کے نیچے سے ہاتھ نکال نکال کر رفع الیدین کرتے تھے۔

آپ جب دوبارہ تشریف لائے تو بھی نماز کی صورت یہی تھی۔ فرماتے ہیں۔

ثم جئت بعد ذالک فی زمان فیہ برد شدید فرأیت الناس علیہم جل الثیاب تحرک ایدیہم تحت الثیاب (ابوداؤد)

کہ جب دوسرے برس میں دوبارہ آیا تو موسم بہت سرد تھا لوگوں نے بھاری کپڑے اوڑھ رکھے تھے مگر رفع الیدین بدستور ہی کپڑوں کے نیچے سے ہاتھ باہر نکال نکال کر کرتے تھے۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بھی حضرت وائل بن حجر کے ساتھ ہی ۹ھ میں ہی ایمان لائے ہیں۔ آپ کا اپنا بیان ہے کہ حضور نے ان کو اپنے پاس ٹھہرایا اور بیس روز تک وہ آپ کے یہاں رہے۔ انہوں نے اپنے زمانۂ قیام میں حضور علیہ السلام کو جس طرح نماز پڑھتے پایا، انہوں نے بھی اسی طریقہ کو اپنا معمول بنا لیا۔

بخاری اور مسلم میں خود ان کی اپنی زبان سے ہی رفع الیدین کی ایک مختصر روایت وارد ہوئی ہے جس کا مضمون حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن حویرث کو نماز پڑھا کرتے دیکھا ہے، ان کی حالت یہ تھی کہ:-

اذا صلی کبر ثم رفع یدیہ واذا اراد ان یرکع رفع یدیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفع یدیہ وحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذالک (مسلم جلد اول)

یعنی وہ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے پھر جب رکوع کا ارادہ کرتے تو رفع الیدین کرتے اور رکوع سے اٹھتے تو پھر رفع الیدین کرتے تھے آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیک اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔

احادیث اثبات رفع الیدین کے راویوں میں ایک اور معمر القدر جلیل القدر صحابی حضرت ابو حمید ساعدی ہیں جب بھی حضور علیہ السلام کے آخری زمانہ حیات میں یہاں تھے اور آپ کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے حضور کی وفات کے کچھ عرصہ بعد صحابہ کی ایک مجلس میں جہاں حضور کے دس صحابی موجود تھے آپ نے فرمایا میں تم سب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو بہتر طور پر جانتا ہوں۔ اصحاب رسول نے کہا کہ ظاہر کرو، آپ نے حضور کی نماز کی پوری تفصیل بیان کی رفع الیدین کے سلسلہ میں فرمایا:-

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم یکبر حتی یقر کل عظم فی موضعہ معتدلا ثم یقرأ ثم یکبر ویرفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم یرکع ثم یرفع راسہ فیقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یرفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم اذا قام من الرکعتین کبر ورفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ کما کبر عند افتتاح الصلوٰۃ قالوا صدقت ھکذا کان یصلی (ترمذی، ابوداؤد)

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز قائم کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر تک بلند کرتے اور تکبیر کہہ کر نماز پڑھتے تھے۔ پھر رکوع کی غرض سے تکبیر کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھ پہلی طرح ہی کندھوں کے برابر تک بلند کرتے اور رکوع میں چلے جاتے، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھاتے اور پہلے کی طرح ہی رفع الیدین کرتے۔ پھر جب دو رکعت پوری کر کے تیسری کے لئے کھڑے ہوتے تو جس طرح انہوں نے نماز شروع کرتے وقت رفع الیدین کی تھی، پھر رفع الیدین کرتے۔ وہ بات ختم کر چکے تو مجلس میں موجود سب کے سب اصحاب رسول نے بیک زبان ان کی تصدیق کی اور کہا بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔

اس مجلس میں موجود بزرگوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں (باقی صفحہ ۱۱ پر)

تألیف: ابو الفیض محمد فیض اللہ الملتانی

ترجمہ: مولانا محمد رفیق اثری جلالپوری

ایک تاریخی جائزہ

ناجی جماعت

اس دور میں ہر گروہ دعویدار ہے کہ وہی حق پر ہے۔ حقیقتاً ان میں سے ایک حق پر ہے اور باقی سب باطل ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

ستفترق امتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ

میری امت تہتر گروہوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں ایک کے سوا سب جہنمی ہیں۔

ساری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ [illegible] حقیقت ہے کہ اللہ کا پسندیدہ دین ایک ہی ہے جس [illegible] ایک جماعت حق پر ہے اور دوسرے گروہ فرقوں پر [illegible] اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

فان اللہ فاشئۃ من نیامہ لا یضرھم من خذلھم [illegible]

اللہ کے بندوں میں ایک جماعت ہے جو بھی ان کا ساتھ چھوڑ دے ان کو کوئی نقصان نہیں ہوگا [illegible] اللہ کی حجت ہیں۔

سابق انبیاء علیہم السلام کی وفات [illegible] گروہ بن گئے [illegible] جماعت [illegible] باقی رہی [illegible] یہود و نصاریٰ کی تاریخ [illegible] حقیقت کو جانتے ہیں۔

ایک سوال: [illegible] ناجی گروہ جماعت [illegible] باقی سب جہنمی [illegible] مطابق ہو چکی ہے۔

فتقطعوا امرھم بینھم زبرا کل حزب بما لدیھم فرحون (المؤمنون)

[illegible] ہر گروہ اس پر خوش ہے جو ان کے پاس ہے۔

جواب: اس بارے میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] صحابہ کرامؓ نے یہ سوال کیا تھا۔

قیل من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ و اصحابی۔

یا رسول اللہ وہ ناجی جماعت کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا جو اس پر قائم ہے جس پر میں اور میرے صحابہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صادق مصدوق [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے نقش قدم پر ہوں گے [illegible] ناجی جماعت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] صحابہ کرامؓ کے [illegible] اس کے مطابق ہوں وہ حق پر ہے اور باقی سب باطل پر [illegible]

حضرت معاویہؓ کی حدیث جو صحیح مسلم میں ہے اس کی تائید کرتی ہے۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق حتی یاتی وعد اللہ وھم علی ذلک۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک جماعت حق پر قائم رہے گی [illegible] اور وہ اسی پر ہوں گے۔

گروہ بندی کی ابتداء

امیر المومنین عثمانؓ کی خلافت کا آخری دور تھا۔ ان کی امانت کے بارے میں ایک یہودی شخص عبداللہ بن سبا نے [illegible] شکوک و شبہات پیدا کئے تو لوگ دو حصوں میں بٹ گئے۔

حضرت عثمانؓ کے مخالفین اور سبائی فتنہ سے متاثرین ان کے عہد میں حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے۔ اور ان کے بعد حضرت علیؓ خلیفہ مقرر کئے گئے۔ سبائی بھی ان کے ساتھ مل گئے اور حضرت معاویہؓ کے ساتھ [illegible] قصاص عثمانؓ کا مطالبہ کرنے لگے [illegible] صفین میں ان کے مابین لڑائی ہوئی۔ [illegible] دو حاکم مقرر ہوئے [illegible] اپنی تحریک کو عملی [illegible] تسلیم کرکے [illegible] الحکم الا للہ فرمان خداوندی کی مخالفت کی ہے۔ [illegible] نعوذ باللہ [illegible] حضرت علیؓ کی اطاعت سے خارج ہو گئے یہ گروہ خوارج کے نام سے معروف ہوا [illegible] شیطان کہلاتے [illegible] سبائی [illegible] اور اہل سنت [illegible]

اہل السنۃ

اس دور میں صحیح [illegible] اعتقاد [illegible] مسلمانوں [illegible] کتاب [illegible] سنت [illegible] اہل السنۃ کے نام سے موسوم ہوئے۔ [illegible]

فینظر الی اھل السنۃ فیوخذ حدیثھم وینظر الی اھل البدع فلا یوخذ حدیثھم [illegible]

اہل السنۃ کی حدیث قبول کی جائے اور اہل بدعت کی روایات نہ لی جائیں۔

[illegible] اہل سنت [illegible] صحابہؓ سے روایت کرتے ہیں [illegible]

مکتبہ ترجمان سے کتابیں منگانے کا طریقہ

(۱) فہرست کتب و خط و کتابت کرتے وقت اپنا مکمل پتہ اردو یا انگریزی میں صاف صاف تحریر کیجئے۔

(۲) اپنے قریبی ریلوے اسٹیشن کا نام لکھنا ہرگز نہ بھولئے۔

(۳) وی پی کی اطلاع ملنے پر جلد سے جلد ڈاک خانہ سے وصول کیجئے۔ وی پی پانچ دن سے زیادہ نہیں رک سکتی۔ واپسی کی صورت میں آپ کو افسوس اور ہمیں ڈاک محصول کا نقصان ہوگا۔

(۴) پانچ کلو تک پیکٹ کے پارسل ڈاک سے اور زیادہ وزن کے ٹرین سے طلب فرمائیں اگر ٹرانسپورٹ سے منگوانا چاہیں تو اس کی وضاحت تحریر کریں۔ مطبوعہ کتابوں پر ٹرین سے [illegible] ڈاک خرچ و پیکنگ خریدار کے ذمہ ہوں گے۔

(۵) فہرست چھپنے کے وقت کتابوں کی جو قیمت ہوگی وہی لگائی جائے گی۔ اس لئے درج ذیل قیمتوں کا اعتبار کیا جائے۔

(۶) وی پی کے متعلق اگر آپ کو شکایت ہے تو وی پی نمبر کے حوالے سے مطلع کیجئے۔ اطمینان بخش کارروائی کی جائے گی۔ مگر فروخت شدہ کتب واپس نہ ہوں گی۔

(۷) آرڈر وصول ہوتے وقت جو کتابیں موجود ہوں گی ان کے علاوہ دیگر کتب کی روانگی سے معذور ہوں گے۔

(۸) تاجر حضرات اگر بینک سے بلٹی طلب کریں تو بینک کا پورا پتہ لکھیں۔ ڈرافٹ اور چیک بنام مکتبہ ترجمان، ۱۴۱۶ اردو پریس اسٹریٹ، بازار دہلی آنے چاہئیں۔

منیجر مکتبہ ترجمان، دہلی

[illegible] پرنٹر پبلیشر نے خواجہ پریس جامع مسجد دہلی میں چھپوا کر دفتر ترجمان ۱۴۱۶ اردو پریس اسٹریٹ بازار دہلی سے شائع کیا

عبد اللہ بن مبارکؒ، امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، ابو داؤدؒ، ترمذیؒ، نسائیؒ، ابن ماجہؒ، امام ابو یوسفؒ اور محمد بن الحسنؒ وغیرہ سے متعدد نسل کی مرور ورائی کرکے [illegible] ان میں وفات پائی ہیں ان سے واضح طور پر ثابت ہوگیا ہے کہ ایک جماعت کا نام پہلی صدی ہی میں اہل السنۃ تھا۔

کیا مذاہب اربعہ ہی اہل السنۃ ہیں

بعض لوگ کہتے ہیں۔ مذاہب اربعہ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی کو ہی اہل السنۃ ہیں اور ان میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا ہی اہل السنۃ میں رہنا ہے جو ان سے خارج ہو وہ اہل السنۃ سے خارج ہے یہ بات واضح طور پر غلط ہے اس لئے کہ مذاہب اربعہ اپنی حیثیت کے ساتھ پہلی صدی ہجری میں موجود نہیں تھے اس لئے کہ حنفیہ کی نسبت ہے امام ابو حنیفہؒ کی طرف جو سنہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں زہر خورانی کے نتیجے میں سنہ ۱۵۰ھ میں شہید ہوئے۔ مالکیہ کی نسبت امام مالکؒ کی طرف ہے جو مدینہ میں سنہ ۹۳ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۷۹ھ میں وفات پائی۔ شافعیہ امام شافعیؒ کی طرف منسوب ہیں ان کی ولادت سنہ ۱۵۰ھ میں ہوئی اور سنہ ۲۰۴ھ میں فوت ہوئے۔ حنابلہ امام احمد بن حنبل سے منسوب ہیں جو کہ سنہ ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں ۲۴۱ھ میں وفات پائی۔

مزید وضاحت کے لئے ذیل میں ہم ائمہ اربعہ کے سنین ولادت و وفات لکھتے ہیں۔

امام کا نام	تاریخ ولادت	تاریخ وفات
امام ابو حنیفہؒ	سنہ ۸۰ھ	سنہ ۱۵۰ھ
امام مالکؒ	سنہ ۹۳ھ	سنہ ۱۷۹ھ
امام شافعیؒ	سنہ ۱۵۰ھ	سنہ ۲۰۴ھ
امام احمد بن حنبلؒ	سنہ ۱۶۴ھ	سنہ ۲۴۱ھ

مذکورہ بالا تاریخ وار تفصیل سے معلوم ہوا کہ جب مذاہب اربعہ کا پہلی صدی ہجری میں کوئی وجود نہیں تھا اور تقلید کہاں؟

پس کیا ان کی تقلید سے خارج ہو جانے والا اہل السنۃ سے خارج ہے۔ اور جن لوگوں نے صحابہؓ اور تابعین کو بھی اہل السنۃ سے خارج کر دے اور جو امام اول سے پہلے فوت ہو گئے تھے وہ اہل السنۃ سے نہیں تھے حالانکہ لقب اہل السنۃ ان ائمہ کے وجود سے بھی بہت پہلے مشہور و معروف تھا۔

جیسا کہ بخاری میں ہے عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سب سے بہتر قرن میرا ہے پھر ان لوگوں کا جو ان سے متصل ہیں اور پھر ان سے متصل لوگوں کا۔

یہ حدیث تابعین و تبع تابعین کو اس امت کے خیار میں شمار کرتی ہے اور انہی تین قرنوں کو مشہود لھا بالخیر قرار دیا گیا ہے ان کی مدت ۲۲۰ھ تک ختم ہو گئی۔ دیکھئے فتح الباری ج ۷ ص ۵۲ (تہذیب، مرقاۃ ص ۳۰۹، ۳۱۵)

اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ اس مدت میں مذاہب اربعہ کی تقلید واجب نہیں تھی اور امام ابو حنیفہؒ کی وفات سنہ ۱۵۰ھ میں ہوئی اور کوئی بھی دعویٰ نہیں کرتا کہ اس امام کی زندگی میں ان کی تقلید واجب تھی اس لئے وہ دشمن کی طرح واضح ہے کہ حق و نجات کا راستہ وہی ہے جس پر قرون مشہود لھا تھے۔ اور اس دور کے لوگ قرآن و سنت پر عمل کرتے تھے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ واعلم ان الناس کانوا قبل المائۃ الرابعۃ غیر مجمعین علی التقلید الخالص لمذھب واحد۔ (حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۵۲)

چوتھی صدی سے پہلے لوگ کسی مذہب کی تقلید پر متفق نہ تھے۔

جماعت اہل حدیث درحقیقت اہل السنۃ ہے

چنانچہ اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ درحقیقت اہل حدیث ہی اہل السنۃ ہیں یہ ہماری ہی رائے نہیں ہے۔ بلکہ قدماء محدثین بھی کہتے ہیں اور اس پر متفق ہیں امام ترمذیؒ فرقہ ناجیہ کی حدیث نقل کرکے فرماتے ہیں۔

قال علی بن المدینی ھم اصحاب الحدیث (جامع ترمذی ج ۲ ص ۴۳)

حق پر رہنے والی جماعت اصحاب الحدیث ہے۔

فرقہ ناجیہ کی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حافظ ابن حجرؒ نے بھی یہی کہا ہے۔

امام حاکم معرفۃ الحدیث میں بسند صحیح امام احمد بن حنبلؒ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا اگر یہ جماعت اہل حدیث نہیں ہے تو میں نہیں جانتا پھر کون ہیں۔

شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں۔ اسم اھل السنۃ اھل الحدیث (غنیۃ الطالبین مترجم ص ۲۱۲)

اہل السنۃ کا نام اہل الحدیث ہے ابن حزم فرماتے ہیں۔

واھل السنۃ الذین نذکرھم اھل الحق ومن عداھم اھل الباطل فانھم الصحابۃ وکل من سلک نھجھم من خیار التابعین رحمۃ اللہ علیھم ثم اصحاب الحدیث ومن اتبعھم من الفقھاء جیلا فجیلا الی یومنا ھذا ومن اقتدی بھم من العوام فی شرق الارض وغربھا رحمۃ اللہ علیھم (الفصل ج ۲ ص ۱۱۳)

اہل السنۃ جن کا ہم تذکرہ کر رہے ہیں وہی اہل حق ہیں اور ان کے علاوہ اہل باطل ہیں صحابہؓ اور ان کے تابعین پر اللہ کی رحمت ہو اور اسی طرح اصحاب الحدیث اور ان کے متبعین فقہا سب پر اور ان کے مقتدی عوام سب پر اللہ کی رحمت ہو۔

مذکورہ بالا اقوال معتبرہ سے معلوم ہوا کہ اہل السنۃ لقب کے مستحق سب سے زیادہ اہل حدیث ہیں اور انہی کی نجات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے۔

کیا اہل حدیث ماضی قریب میں پیدا ہوئے؟

بعض لوگ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اہل حدیث ماضی قریب میں ہی پیدا ہوئے ہیں۔

یہ بات تاریخ سے ناواقفیت پر مبنی ہے اور اس کی تردید ہم اپنے فقہاء کی کتب سے کرتے ہیں۔ در مختار کی شرح شامی ج ۲ ص ۲۹۲ میں ہے۔

حکی ان رجلا من اصحاب ابی حنیفۃ خطب بنت رجل من اصحاب الحدیث فی عھد ابی بکر الجوزجانی فابی الا ان یترک مذھبہ فیقرأ خلف الامام ویرفع یدیہ عند الانحطاط ونحو ذلک فاجابہ فزوجہ فقال الشیخ بعد ما سئل عن ھذہ واطرق رأسہ النکاح جائز ولکن اخاف علیہ ان یذھب ایمانہ وقت النزع لانہ استخف بالمذھب الذی ھو حق عندہ وترکہ لاجل جیفۃ منتنۃ۔

امام ابو حنیفہؒ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے ایک اہل حدیث شخص کی لڑکی سے نکاح کا پیغام دیا اس نے نکاح دینے سے انکار کر دیا الا یہ کہ وہ اپنا مذہب ترک کر دے اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھے اور رکوع کے وقت اور سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرے۔ اس نے یہ شرط منظور کر لی اور ان کا نکاح ہو گیا۔

یہ واقعہ ابو بکر جوزجانی کے دور کا ہے جو کہ ۳۰۰ھ میں قاضی تھے اور ابو سلیمان امام محمدؒ کے شاگرد تھے۔ (الفوائد البہیہ ص ۱۴)

ان شہادات سے پوری طرح واضح ہے کہ یہ جماعت موسومہ اصحاب الحدیث ۳۰۰ھ میں بھی موجود تھی۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

تقلید جامد کے نقائص

اب ہم اس دور کے ایک عالم کی تحقیق کا خلاصہ پیش کرتے ہیں جس میں انہوں نے تقلید جامد کے بہت سے نقائص کی نشاندہی فرمائی ہے۔

مولانا عبد الحلیم فاروقی اپنی کتاب حقیقۃ الفقہ ج ۲ ص ۵ میں لکھتے ہیں۔

تقلید کہتے ہیں قول غیر کو بلا دلیل ماننا [illegible]

بعض علماء اصول کی تعریف بھی ہے کہ تقلید دو قسم کی ہے مطلق اور مقید۔

(۱) کسی ضرورت کے وقت کسی عالم سے اپنی ضرورت کے مسائل دریافت کرے [illegible]

(۲) کسی ایک ہی عالم سے اپنی ضرورت کے مسائل دریافت کرے [illegible]

اہل حدیث کے نزدیک ان میں سے کوئی بھی واجب نہیں ہے علماء احناف کی تصریحات سے بھی یہی ثابت ہے۔ (فتح المبین ص ۹۶ باب التقلید میں ہے۔)

لا یلزم احدا قلد فیما ای فی مسالۃ ان یقلد غیرہ فی غیرہ الا لدلیل ... انھم کانوا یستفتون مرۃ واحدا ومرۃ غیرہ غیر ملتزمین مفتیا واحدا ... ومن ابی حنیفۃ والشافعی یلزمہ ... ھو الغالب علی الظن لعدم ما یوجبہ شرعا۔

جس مسئلہ میں تقلید کرتا ہے اسی میں دوسرا کرے دوسرے مسئلہ میں دوسرے کی تقلید کر سکتا ہے کیونکہ ایسا ہوتا رہا ہے کہ کبھی ایک سے پوچھتے اور کبھی دوسرے سے۔ ایک مفتی کا التزام نہیں ہوتا تھا اگر ایک مذہب معین کا التزام کر چکا ہے۔ مثلاً ابو حنیفہؒ یا شافعیؒ کا تو پھر لازم ہے۔ اور بعض کہتے ہیں لازم نہیں اور بعض کہتے ہیں لازم نہیں اور بعض کہتے ہیں التزام کرنے والے کی طرح ہے اور عدم التزام ہی غالب علی الظن ہے کہ شرعاً اس کا ایجاب ثابت نہیں۔

فتحصل مما ذکر انہ لیس علی الانسان التزام مذھب معین

مذکورہ سے واضح ہوا کہ انسان پر ایک مذہب معین کا التزام نہیں ہے۔

علماء کے نزدیک تقلید کی اہمیت ہی دلیل کا نہ جاننا داخل ہے۔ اگر تقلید واجب ہے تو بھی واجب ہوگی اور پھر ہر مقلد پر دلائل و مسائل کا جاننا لازم ہوگا۔

مانا کہ یہ اصل ہے تو وجوب تقلید باطل ہے۔ علماء اصول کے ہاں یہ بات مسلم ہے کہ ایک جزء

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

از (امام الہند مولانا آزادؒ)

جشن عید الفطر

عید آمد و افزود غم ما غم دیگر
ماتم زدہ را عید بود ماتم دیگر

دنیا کی ہر قوم کے لئے سال بھر میں دو چار دن ایسے ضرور آتے ہیں جن کو وہ اپنے قومی جشن کی یاد گار سمجھ کر زندہ رکھتی ہے۔ مسلمانوں کا جشن اور ماتم تو جینا اور مرنا اور جینا جو کچھ تھا خدا کے لئے تھا:

کہہ دے کہ میری نماز میری تمام عبادت، میرا مرنا، میرا جینا جو کچھ ہے خدا کے لئے ہے۔ جو تمام جہان کا پروردگار ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھ کو ایسا ہی حکم دیا گیا ہے۔ اور میں مسلمانوں میں پہلا مسلمان ہوں۔

اور اس دن کا جشن فقط لذائذ دنیوی کے حصول اور انسانی خواہشیں رضائے الٰہی کی محکوم تھیں۔ ان کے لئے سب سے بڑا ماتم یہ تھا کہ دل اس کی یاد سے غافل اور زبان اس کے ذکر سے محروم ہو جائے اور سب سے بڑا جشن یہ تھا کہ سر اسی کی اطاعت میں جھکا ہو اور زبان اس کی حمد و تقدیس سے لذت یاب ہو۔

"ہماری آیتوں پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جب ان کو وہ یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور کسی طرح کا تکبر نہیں کرتے اور غرور نہیں کرتے رات کو جب سوتے ہیں تو ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے اور امید و بیم کے عالم میں کروٹیں بدل کر اپنے پروردگار سے دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔" (قرآن حکیم)

ان کو بارگاہ الٰہی سے طاعت و شکر گذاری کے جشن کے لئے دو دن ملے تھے۔ پہلا دن عید الفطر کا تھا۔ یہ اسلام اور مقدس کے افتتاح اور انتقال الٰہی کے دور جدید کا اولین یوم کا جشن تھا جس میں سب سے پہلے خدا نے تعالیٰ نے اپنے کلام سے ان کو مخاطب فرمایا۔ رمضان شریف کا مہینہ جس میں قرآن کریم اول اول نازل کیا گیا۔ "قرآن کریم"

اس مہینہ کے آخری عشرہ میں سب سے پہلے اشعہ و انوار صداقت و کتاب مبین کی نئی جس نے انسانی معتقدات اور اعمال کی تمام ظلمتوں کو دور کیا اور ایک روشن اور سیدھی راہ دنیا کے سامنے کھول دی۔

"بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس (قرآن) ایک روشن اور مکمل ہدایت بخشنے والی کتاب بھیجی گئی۔ اللہ اس کے ذریعہ اپنی رضا چاہنے والوں کو سلامتی کی راہ پر ہدایت کرتا ہے۔"

انسانی ضمیر کی روشنی جب ظلمت ضلالت سے چھپ گئی۔ فطرت کے حسن اصلی پر جب انسان نے بد اعمالیوں کے پردے ڈال دیئے تھے تو نہ الٰہی کا احترام اٹھ گیا تھا اور طغیان و سرکشی کے سیلاب میں خدا کے رسولوں کی بنائی ہوئی عمارتیں بہہ رہی تھیں۔

خشکی اور تری کا دونوں میں انسانوں کے اعمال بد کی وجہ سے فساد پھیل گیا۔
(۳۰:۴۱)

اس وقت یہ پیغام صداقت دنیا کے لئے نجات اور ہدایت کی ایک بشارت بن کر آیا اس نے جہل و باطل پرستی کی غلامی سے دنیا کو رہائی نجات دلائی انسانی دنیا کو ابدیت کے فتح یاب کا مژدہ دیا۔ نئی عظمت کو خود جس بنائی تو پرانی عمارتوں کو ہمیشہ کے لئے مضبوط کر دیا۔ نئی تعلیم کو نہیں لایا لیکن پرانی تعلیموں میں بقائے دوام کی روح پھونک دی۔ تفرقہ کو نفرت اور نوامیس فطرت کی گم شدہ حکومت پھر قائم ہو گئی۔

یہ خدا کی بنائی ہوئی سرشت ہے جس پر اس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ خدا کی بنائی ہوئی بناوٹ میں رد و بدل نہیں ہو سکتا (یہی راہ فطرت) دین کا سیدھا ہے۔ مگر اکثر آدمی ہیں جو نہیں سمجھتے۔ (۳۰:۲۹)

یہی مہینہ تھا جس میں دنیا کے روحانی نظام پر ایک عظیم الشان انقلاب طاری ہوا اسی مہینہ میں وہ عجیب و غریب رات آئی تھی جس نے اس انقلاب عظیم ہمیشہ کے لئے ایک اندازہ کر کے فیصلہ کر دیا تھا وہ رات ہی نے وہ لیلۃ القدر تھی جس کی نسبت فرمایا کہ وہ گذشتہ رسولوں کی روایتوں کے ہزار مہینوں سے افضل ہے کیونکہ ان مہینوں نے اندر دنیا کو جو کچھ دیا تھا وہ سب کچھ نئے خدا کی نعمتوں اور مظاہر وہ فضلوں نے اس رات کے اندر بخش دیا گیا۔

"قرآن کریم نازل کیا گیا تھا لیلۃ القدر میں اور تم جانتے ہو لیلۃ القدر کیا ہے وہ ایک ایسی رات ہے جو دنیا کے ہزار مہینوں پر فضیلت رکھتی ہے۔" (۹۷:۱)

یہی رات تھی جس میں ارض الٰہی کی روحانی اور جسمانی خلافت کا ورثہ ایک قوم سے لیکر دوسری قوم کو دیا گیا اور یہ اسی قانون الٰہی کے ماتحت ہوا جس کی خبر داؤد (علیہ السلام) کو دی گئی تھی:

"اور ہم نے زبور میں پند و نصیحت کے بعد لکھ دیا تھا کہ بیشک زمین کی خلافت کے ہمارے صالح بندے وارث ہوں گے۔" (۲۱:۱۰۵)

اسی قانون کے مطابق دو ہزار برس تک بنی اسرائیل زمین کی وراثت پر قابض رہے اور خدا نے ان کی حکومتوں ان کے گھروں اور ان کے خاندانوں کو تمام عالم پر فضیلت دی تھی۔

اے بنی اسرائیل ان نعمتوں کو یاد کرو جو ہم نے تم پر انعام کیں اور دیگر ایسے تم کو زمین کی خلافت دیکر تمام عالم پر فضیلت بخشی۔

یہی مہینہ تھا جس میں دنیا کے روحانی نظام پر ایک عظیم الشان انقلاب طاری ہوا۔ اسی مہینہ میں وہ عجیب و غریب رات آئی تھی جس نے اس انقلاب عظیم کا ہمیشہ کے لئے ایک اندازہ کر کے فیصلہ کر دیا تھا۔

یہی مہینہ اور یہی لیلۃ القدر تھی جس میں اسی قانون الٰہی کے مطابق ہدایت الٰہی کا امانت بنی اسرائیل سے لیکر بنی اسمٰعیل کے سپرد کر دیا گیا ہے وہ پیمان محبت جو فاران کے بیابان میں اسمٰعیلؑ سے باندھا گیا تھا۔ وہ پیغام بشارت جو یعقوبؑ عطیہ الٰہی کو کنعان سے ہجرت کرتے وقت سنایا گیا تھا۔ وہ الٰہی رشتہ جو کوہ سینا کے دامن میں خدا نے اس کی امانت سے جوڑا تھا اور مرزبوم فراعنہ کی غلامی سے ان کو نجات دی تھی۔ خدا کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے توڑ دیا گیا تھا اور ان کے بنائے ہوئے ہیکل کا دور عظمت ختم ہو چکا تھا۔ اور وقت آ گیا تھا کہ اب صیہونؑ کی چوٹیوں کے بجائے فاران کی پہاڑیوں پر خدا کا تخت جلال کبریائی بچھایا جائے یعنی نزول منزلت وقت قریب آ گیا اور حجر کا مالی کی رات تھی جس میں ایک محروم اور دور کیا گیا ہوا ایک کو دو کی بجائے سرگشتگی اور دوسرے کو ہمیشہ کی کامرانی عطا کی گئی۔ ایک کا جھولا دامن خالی ہو گیا مگر دوسرے کی آستین افلاس سے بھر دی گئی۔ ایک پر قہر و غضب کا عتاب نازل ہوا۔

"بنی اسرائیل کو ان کی نافرمانی کی سزا میں ذلت اور محتاجی میں مبتلا کر دیا گیا اور وہ خدا کے غضب میں پھر آ گئے۔" (۲:۶۱)

پس یہ مہینہ بنی اسرائیل کی عظمت کے اختتام اور مسلمانوں کے اقبال کا آغاز تھا اور اس دور کا پہلا مہینہ شوال سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے یوم اول کو عید الفطر کا جشن منایا جائے رمضان الٰہی کے ظہور اور قرآن کریم کے نزول کی یاد ہمیشہ قائم رکھی جائے۔ اور اس انعام کے شکریہ میں تمام ملت مرحومہ اس کے سامنے سربسجود ہو۔

"اور اس وقت کو یاد کرو جب کہ تم نہایت کم تعداد میں اور کمزور تھے اور ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ زبردستی پکڑ کر نہ لے جائیں۔ لیکن خدا نے تم کو جگہ دی اپنی نصرت سے مدد دی عمدہ رزق تمہارے لئے مہیا کیا تاکہ تم شکر ادا کرو۔" (۸:۲۶)

پس عید الفطر کا جشن تو اس یوم و ذکر و رحمت الٰہی کی یادگار اور سربلندی و اقتدار کی بخشش کی یادگار اور سربلندی و اقتدار کی بخشش کی یاد اور یوم کامرانی و فیروزی و شادمانی اس وقت تک کے لئے عیش و سرور کا دن تھا جب تک ہمارے سر تاج خیالات سے سربلند ہونے کے لئے تھے اور جب عظمت و نیابت سے سرفراز ہونے کے لئے عزت و عظمت جب ہمارے ساتھ تھی اور اقبال و کامرانی ہمارے آگے دوڑتی تھی خدا کی نعمتوں کا ہم پر سایہ تھا اور اللہ کی بخشی ہوئی خلافت کے تخت جلال پر متمکن تھے۔ لیکن اب ہمارے اقبال و کامرانی داستان گذشتہ صفحات تاریخ کا افسانہ باقی رہ گیا ہے۔

عید یاد عبرت

دنیا کی دوسری قومیں ہمارے لئے وسیلہ عبرت تھیں لیکن اب خود ہی ہمارے اقبال و ادبار کی داستانیں دوسروں کے لئے عبرت ہے۔ ہم نے خدا کی دی ہوئی عزت کا مول کو ہوائے نفس کی بنائی ہوئی راہ ذلت سے بدل لیا اور اس کے بدلے ہم سے منصب خلافت کی شرف یابی اور زمین کی خلافت و نیابت کا خلعت ہم سے چھین لیا گیا۔ اب ہماری عید کی خوشیوں کے دن گئے عیش و عشرت کا دور ختم ہو گیا اب عید کی عیش و طرب کا جشن ان قوموں کو مبارک ہو جن کی عبرت تنبیہ کے لئے اب تک ہمارا وجود باقی ہے اور کروڑ ہا نصیب سمجھے جو اپنے دور اقبال کے ساتھ خود ہی مٹ گئے۔ ہمارا اقبال ہمارا حیات ہے جب تک کہ ہم دنیا میں باقی ہیں۔

ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے خدا کی عبادت کو ضائع کیا اور نفسانی خواہش کے پیچھے پڑ گئے۔ پس بہت جلد ان کی گمراہی ان کے آگے آئے گی۔

اب یہ دور یادگار یادگار ہے جو عیش و شادمانی کے لئے بلکہ عبرت و عبرت کی نئی

پیغامِ عید

از

افضل بدایونی

عید پیغام دید لائی ہے — میں نے دل کی مراد پائی ہے
باغِ ارماں کی کھل گئیں کلیاں — از سرِ نو بہار آئی ہے
ان سے ملنے کے ہو گئے اسباب — ہر کلی دل کی مسکرائی ہے
آ گئی عید تم بھی آ جاؤ — میں نے بزمِ طرب سجائی ہے
سال بھر انتظار میں گزرا — بعد مدت گھڑی یہ آئی ہے

وہ گلے ملنے آئے ہیں افضل
آج دل نے مراد پائی ہے

[illegible]

شادمانی کی جگہ حسرت

[illegible]

(از سعید احمد زاہد مجیدی)

فضائل صوم پر اک طائرانہ نظر اور رکعت تراویح پر اک تحقیقی نظر

رمضان، سال کے بارہ مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے۔ رحمت اور بخشش اور مغفرت کا مہینہ ہے۔ رمضان کے آنے ہی خیر و برکت نزول و رزق کی کشادگی ہونے لگتی ہے۔ آسمان سے فرشتوں کا سلام علیکم کا نزول ہونے لگتا ہے۔ آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اس مہینہ میں ہر شخص کی قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے۔

صوم لغوی معنی رک جانا اور شریعت میں صوم کہتے کھانے پینے اور اپنی بیوی کی خواہش نفس سے صبح صادق سے لیکر غروب شمس تک رک جانا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۰

دنیا میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی مخلوقات کو پیدا کیا مگر سب یکساں درجہ پر نہیں ہیں۔ انسان کو تمام مخلوقات سے افضل بنایا ہے۔ دنیا میں بہت سے پتھر ہیں مگر جو قدر و قیمت ہیرے جواہرات کی ہے وہ اور کسی کی نہیں ہے۔ اللہ نے بہت سے انبیاء بھیجے مگر جو فضیلت و مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے وہ اور کسی نبی کو نہیں ہے۔ اسی طرح روزے کے مہینے کی فضیلت تمام مہینوں پر ہے۔

مسلمانو! جس طرح تم سے پہلی قوموں پر روزے فرض کئے گئے تھے، اسی طرح تم پر بھی روزے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم متقی و پرہیزگار ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اُخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم ولعلکم تشکرون ۰

رمضان ہی قرآن مجید کا نزول ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وفی روایۃ فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب الجحیم وسلسلت الشیاطین وفی روایۃ فتحت ابواب الرحمۃ متفق علیہ۔

جب رمضان شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور شیاطین زنجیروں سے جکڑ دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ

جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

ایک دوسری حدیث منقول ہے۔ کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف قال اللہ تعالیٰ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک والصیام جنۃ

ہر انسان کے ہر نیک عمل کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے روزے کا ثواب کے بارے میں کہ روزہ میرے لئے ہے اس کا اجر و ثواب بے شمار ہے۔ بندہ میرے لئے روزہ رکھتا ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا وہ میری خاطر اپنی خواہش کی چیزوں اور کھانے پینے کو چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشی ہے ایک جبکہ وقت افطار، دوسری جب دیدار الٰہی حاصل ہوگا۔ اس کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے بڑھکر ہے۔ اور روزہ دوزخ سے ڈھال اور عذاب الٰہی سے بچاؤ اور ڈھال ہے۔

مگر مسلمان اس سے غافل ہیں ایسے لوگوں پر جو اس بابرکت اور مقدس مہینہ کو لہو و لعب میں گذار دیتے ہیں افسوس ہے اور کتنی ہی بدنصیبی ہے کہ بے پرواہی میں گذار دیتے ہیں اور یہ مبارک ساعتیں یوں گذر جاتی ہیں۔

پھر تو روزہ رکھتے ہوئے قول و فعل درست نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کم من صائم لیس لہ من صیامہ الا الظماء وکم من قائم لیس لہ من قیامہ الا السھر (الدارمی)

کتنے روزے دار ایسے ہیں جن کو بجز پیاس کے کچھ حاصل نہیں، اور کتنے تہجد گذار ایسے ہیں جن کو تہجد سے بجز بیداری کے کچھ فائدہ نہیں۔ اگر کوئی تہجد گذار ہوتا ہے اگر ریا یا نمود و نمائش کیا جاتا ہے تو قابل قبول نہیں۔ خدا کو اس کی حاجت و ضرورت نہیں ہے۔ وہ صرف اخلاص چاہتا ہے۔ آج کل ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے بڑے اعمال بیہودہ کام نفسانی مرضی تفس روزہ کے منافی نہیں ہیں لیکن یہ خیال غلط ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لیس الصیام من الاکل والشرب انما الصیام من اللغو والرفث فان سابک احد او جھل علیک فقل انی صائم (بیہقی)

بیہودہ باتیں بھی روزے کو فاسد کر دیتا ہے الصیام جنۃ ما لم یخرقہا (بیہقی)

روزے دار صبح سے شام تک خدا کی عبادت میں رہتا ہے۔ جب تک کسی کی غیبت نہ کرے جب وہ غیبت کرتا ہے تو اپنے روزے کو پھاڑ دیتا ہے۔

ایک دوسری جگہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ (بخاری وغیرہ)

جو شخص روزے کی حالت میں کذب و دروغ گوئی پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو خدا کو ضرورت نہیں کہ اس کے لئے روزے دار کھانا پینا چھوڑے روزے دار حقیقت میں وہ ہے جس کا قول و عمل صحیح ہو۔ وہ کسی کی غیبت کرتا ہے، اور نہ وہ بیہودہ عمل کرتا ہے۔ بلکہ برائی کا بدلہ نیکی کے ساتھ دیتا ہے۔ اذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ

فلیقل انی امرؤ صائم (بخاری ومسلم)

رکعت تراویح مع وتر بالدلائل

عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ سأل عائشۃ کیف کانت صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ متفق علیہ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں تراویح و تہجد گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ بخاری ج۱ صفحہ ۱۵۴ مسلم ج۱ صفحہ ۲۵۴

عن جابر قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شھر رمضان ثمان رکعات والوتر (طبرانی، محمد بن نصر، ابن خزیمہ، ابن حبان)

اسی طرح عمر بن خطاب نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو گیارہ رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔ موطا امام مالک ص ۹۸ (نور محمد کراچی)

علامہ عینی حنفی عمدۃ القاری شرح بخاری میں بھی فرماتے ہیں۔

فان قلت لم یبین فی الروایات المذکورۃ عدد الصلاۃ التی صلاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تلک اللیالی قلت رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان من حدیث جابر قال صلی بنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان ثمان رکعات ثم اوتر (یعنی آٹھ رکعت اور وتر پڑھائے) (باقی آئندہ)

ضروری اعلان

۱۔ اخبار ترجمان کا سالانہ چندہ چالیس روپے ہے اور چندہ صرف منیجر ترجمان کے پتہ پر ہی ارسال کریں کسی ذاتی نام سے رقم وصول نہیں ہوگی۔ اس صورت میں آپ کا منی آرڈر بیکار ہوگا۔

۲۔ اخبار ترجمان کا سالانہ چندہ ارسال کرتے وقت یا اخبار کے سلسلے میں خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں ورنہ آپ کا خط و منی آرڈر بیکار ہوگا۔

۳۔ جن حضرات نے ابھی تک اخبار کا سالانہ بقایاجات دفتر ترجمان کو ارسال نہیں کئے ہیں، وہ فوراً اپنے بقایاجات دفتر کو ارسال کریں۔ بصورت دیگر ہم ان کی تفصیل اخبار میں شائع کرنے پر مجبور ہوں گے۔

۴۔ جن حضرات نے اپنا سالانہ چندہ منی آرڈر سے دفتر کو ارسال کئے ہیں، وہ حضرات مہربانی فرما اپنا خریداری نمبر بھی ارسال کریں۔ تاکہ رقم ان کے حساب میں جمع کی جا سکے۔

۵۔ کسی بھی قسم کی خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف صاف اردو، انگریزی یا ہندی میں لکھیں۔

محمد شریف سراج پیسلی

جنرل سکریٹری آل انڈیا جمعیۃ اہلحدیث ہند

۳۱۷ پرلیس اسٹریٹ صدر بازار، دہلی ۶

محمد شفیع اشرف

عید الفطر احادیث کی روشنی میں

[illegible]

(۲)

[illegible]

(۳)

[illegible]

(۴)

[illegible]

(۵)

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا [illegible] نماز کے وقت [illegible] تکلیف نہ پہنچے [illegible]

[illegible]

حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھجوریں تناول فرمایا کرتے تھے جو تعداد میں طاق [illegible]

یا نقد اس کی قیمت ادا کر دینی چاہیئے۔

عید الفطر کی نماز سے پہلے پہلے صدقۃ الفطر کی ادائیگی بہرحال لازمی ہے۔ ورنہ اس کی حیثیت صدقۃ الفطر کی نہیں بلکہ عام صدقہ کی ہوگی۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر مقرر فرمایا ہے۔ جو روزہ دار کو لغو اور فحش باتوں سے پاک کرنے والا ہے۔ اور مسکینوں کے کھانے کا ذریعہ ہے۔ پس جو کوئی اسے عید کی نماز سے پہلے ادا کرے تو یہ قبول کیا جانے والا صدقۃ الفطر ہے اور جو اسے نماز کے بعد ادا کرے تو یہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہے۔

کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ صدقہ عید سے دو چار دن پہلے ہی جمع ہو جائے اور مستحقین میں تقسیم ہو جائے تاکہ وہ بھی روز عید کے لئے تیاری کر سکیں۔

یہ صدقہ ہر فرد کی طرف سے ادا ہونا چاہیئے جو شخص خود ادا نہیں کر سکتا اس کی طرف سے وہ ادا کرے جو اس کے اخراجات کا کفیل ہو۔ اور یہ ذمہ داری ہر مرد، عورت، بچے بوڑھے آزاد اور غلام سب کی طرف سے اس کی ادائیگی ہونی چاہیئے۔

بقیہ: ناجی جماعت صفحہ ۔ سے آگے

مراسی کی مندرجہ حدیث کا منافی ہے۔ جو اختیار توحید سے شرک کی طرف ہونا لازم آتا ہے اگر تسلیم کر لیا جائے کہ تقلید شخصی ہر مسلمان پر واجب ہے تو وہ مسائل کا باغی ہر ایک مجرم ہوگا کیونکہ عدم اعلم تقلید کو صغیرہ میں داخل ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ تقلید کا جو کلام ہے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا ... اپنا حلیف قرار دے کر دو جب قرار دیے سے یہ لازم پیدا ہوتی ہے۔

دار الحدیث رحمانیہ (ابو الفضل انکلیو) کھالا

نئی دہلی میں

تعلیم کا اجراء

دار الحدیث رحمانیہ کے اجراء کے سلسلہ میں جو اعلان یکم جولائی کے ترجمان میں شائع ہوا تھا۔ اب بعض حالات کی وجہ سے ۷ اگست کے بجائے ۱۴ یا ۲۸ اگست کیا جائے گا۔

جس کی قطعی تاریخ کا اعلان ۱۵ اگست ۱۹۸۳ء کے شمارہ میں شائع کیا جائے گا

آپ کے مخلص دو اعی الی الخیر:-

اراکین مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند دہلی

ترسیل زر اعانت کا پتہ:-

ناظم مالیات مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند، ۲۱ پریس سٹریٹ صدر بازار دہلی ۶

مراسلت کا پتہ:-

محمد یوسف تیزاب والے حویلی حسام الدین حیدر مکان نمبر ۲۲۶۳ بلیماران دہلی

جو تراویح آپ نے تین راتوں میں پڑھائی تھی اس میں تعداد کا ذکر نہیں ہے۔ تو اس کے جواب میں ہم یوں کہ ابن خزیمہ و ابن حبان نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے علاوہ وتر کے آٹھ رکعت پڑھائی تھی۔

علامہ زیلعی حنفی بیس رکعت والی حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور تحریر کرتے ہیں۔

ثم انه مخالف للحديث الصحيح عن ابی سلمة بن عبد الرحمن انه سأل عائشة كيف كانت صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رمضان قالت ما كان يزيد فی رمضان ولا فی غيره علی احدى عشرة ركعة نصب الرايه فی تخريج احاديث الهدايه ج ا ص۲۹۳

ابن حبان نے جابر بن عبداللہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو آٹھ رکعت اور وتر پڑھائی تھی

مولانا انور شاہ کشمیری دیوبندی ؒ ولا مناص من تسليم ان التراويح عليه السلام كانت ثمانية ركعات ولم يثبت فی رواية من الروايات انه عليه السلام صلی التراويح والتهجد علیحدة فی رمضان۔ یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح آٹھ رکعت تھی اور قطعاً کسی روایت سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ نے تراویح اور تہجد کو رمضان میں علاحدہ علاحدہ پڑھا ہو۔

العرف الشذی ص۳۰۹ فیض الباری ج۲ ص۴۲۰

یہ منقول ہے ثم ان التراويح لم تثبت مرفوعا الا من ثلاث عشرة ركعة کشف الستر ص۲۷

یہ منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو رمضان میں گیارہ رکعت تراویح پڑھاتے تھے، جیسا کہ ابن خزیمہ محمد بن نصر ابن حبان نے حضرت جابر سے روایت کی ہے۔

امام ابن ہمام حنفی فحصل من هذا كله ان قيام رمضان سنة احدى عشرة ركعة بالوتر فی جماعة فعله رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ رمضان کا قیام سنت مع وتر گیارہ رکعت با جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اسوہ حسنہ سے ثابت ہوا ہے۔

فتح القدیر شرح ہدایہ ص ایضا مسلک امام

ملا علی قاری حنفی: ان التراويح فی الاصل احدى عشرة ركعة فعله عليه السلام

حاشیہ مشکوٰۃ ص۱۱۵ تراویح جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے درحقیقت گیارہ رکعت ہے۔

مولانا عبد الحی حنفی لکھنوی: ابن حبان نے اپنی صحیح میں جابر کی حدیث روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو علاوہ وتر کے آٹھ رکعتیں پڑھائی ہیں۔

تعلیق الممجد ص شرح موطا امام محمد

مولانا احمد طحطاوی ابن عابدین وغیرہ [illegible] لم يثبت فی ذلك الا ثمان ركعت والثلاث

رکعت وتر۔ عمدۃ الرعایہ ج ا ص۲۰۷

مولانا محمد قاسم نانوتوی دیوبندی اپنی کتاب لطائف قاسمیہ مکتوب سوم میں فرماتے ہیں کہ یازدہ رکعت افضل ست و مداوم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ادلیت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو گیارہ رکعت تراویح مع وتر کے ثابت ہے وہ بیس سے زیادہ معتبر ہیں۔ شیخ [illegible] تائید مذہب النعمان ص۲۲۲ میں لکھا ہے کہ جیسا کہ آج کل ۲۰ رکعت تراویح کو سنت بتایا جا رہا ہے۔ رسول اللہ صلعم سے ثابت نہیں ہے آپ کے زمانہ مبارک میں آپ کے حکم کے بموجب حضرت عائشہ کی حدیث پر عمل رہا جیسا کہ بخاری میں موجود ہے۔

حضرت عائشہ کی روایت۔

علامہ احمد طحطاوی حنفی: ان النبی صلی الله عليه وسلم لم يصلها عشرين بل ثمانيا طحطاوی حاشیہ در مختار ج ا ص۲۹۵ اور علامہ [illegible] حنفی اور ابو السعود حنفی مولوی محمد احسن نانوتوی حاشیہ کنز الدقائق ص۳۶ میں نقل کیا ہے۔

امام ابن نجیم حنفی بحر الرائق ج۲ ص۶۶ پر یہ الفاظ نقل کرتے ہیں وقد ثبت ان ذلك كان احدى عشرة بالوتر كما ثبت فی الصحيحين من حديث عائشة فاذن يكون المسنون على اصول مشائخنا ثمانية منها والمستحب اثنا عشرة ايضا

[illegible] الختام ج ا ص۲۳

ہمارے مشائخ کے اصول کے مطابق آٹھ رکعت تراویح سنت ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مع وتر گیارہ رکعت تراویح ثابت ہے جیسا کہ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ نے رمضان و غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے اور بارہ مستحب ہے۔

امام سیوطی ؒ نے اپنی کتاب مصابیح فی صلوٰۃ التراویح میں امام مالک سے روایت کیا ہے کہ امام مالک نے فرمایا حضرت عمر فاروق نے جو لوگوں کو جتنی رکعت تراویح کو پڑھنے پر جمع کیا ہے وہ گیارہ رکعت مجھے پیاری ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تراویح تھی۔

ابو الحسن [illegible] ثبت انه صلی الله علیه وسلم بالجماعة احدى عشرة ركعة بالوتر۔

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ص۲۳۳

مولانا رشید احمد گنگوہی رسالہ الحق الصریح میں تحریر فرماتے ہیں کہ گیارہ رکعت تراویح مع وتر سرور عالم سے ثابت ہو کر ہے۔

مولانا احمد علی سہارنپوری حنفی لکھتے ہیں۔ ان قيام رمضان سنة احدى عشرة ركعة بالوتر فی جماعة فعله عليه السلام حاشیہ بخاری ج ا ص۱۵۴

عینی ہدایہ ص۵۳ پر ہے تراویح

حدیث سے جو وتر کے علاوہ آٹھ رکعت ہی ثابت ہیں والذی فعله النبی صلی الله علیه وسلم بالجماعة احدی عشرة رکعة بالوتر۔ [illegible] مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

آخر میں ہم بیس رکعت والی حدیث کے راوی پر آئمہ کرام کی تحقیق پیش کر رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے جو روایت منقول ہے اس کی سند کا مرکزی راوی ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان ہے جو بالاتفاق ضعیف اور غیر معتبر ہے۔

امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم، امام یحییٰ بن معین، امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابو حاتم، امام جوزجانی، امام دولابی، امام صالح بن جزرہ، امام ابو علی نیشاپوری، امام [illegible]، امام شعبہ، امام ابن سعد، امام ابن حجر عسقلانی، امام ابن عدی وغیرہم نے ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان کو ضعیف کہا ہے اور مجروح غیر ثقہ اور غیر معتبر قرار دیا ہے۔

ملاحظہ ہو تہذیب التہذیب ج ا ص۱۴۴ نووی شرح مسلم ص الفتاوی الکبری، ابن الحجر الہیتمی سبل السلام ج۲ ص۱۰، علامہ سیوطی نے تنویر الحوالک ص، علامہ زرقانی نے زرقانی شرح موطا ج ا ص اور سبل السلام میں حدیث کی ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔

بقیہ: رفع الیدین (صفحہ سے آگے)

حضرت حسن بن علی، حضرت سہل، حضرت زید، حضرت عقبہ، حضرت ابن مسعود، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت سلمان، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت ابو سعید، اور حضرت انس صحابیات میں سے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ، حضرت بریدہ اور حضرت ام درداء نے حضرت ابی حمید ساعدی ؓ کا بیان سنا اور سب نے اس کی تصدیق کی۔

رفع الیدین کے اثبات پر [illegible] روایات کا سلسلہ بہت طویل ہے۔ حضرت علامہ مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس کا کہنا ہے کہ اس باب میں صحت کو پہنچنے والی مرفوع و موقوف [illegible] و اخبار و آثار کی تعداد چار سو ہے۔

(سفر السعادت)

اور ہم کہتے ہیں کہ [illegible] ایک طالب حق اور منصف قاری کے لئے ہماری پیش کردہ چند روایات ہی کفایت کر سکتی ہیں۔

در خانہ اگر کس ست یک حرف بس ست

اپنی تجارت کو ترقی دینے کیلئے

پندرہ روزہ ترجمان میں

اشتہار دیا کیجئے

بقیہ: جشن عید الفطر

جس بزم اقبال و عظمت میں اب ہمارے لئے جگہ نہیں رہی بہتر ہے کہ اب اوروں کے لئے اسے خالی کر دیں۔ ہم نے ایک ہزار برس سے زیادہ مدت تک دنیا میں زندگی گزاری ہے [illegible] کی عشرت کی بزم آرائیوں میں تھے تو اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے اور اب حسرت اور آرزو کے ماتم کدہ میں ہیں تو اس میں بھی ایک شان یکتائی رکھتے ہیں۔ زمانہ نے ہمارے مٹانے کا فیصلہ کر لیا ہے تو اب دیر نہ کرے۔ لیکن گو ہم مٹ جائیں گے مگر ہمارے مٹنے کے نقشوں کا تماشا آسان نہ ہوگا۔ تاریخ ہم کو کبھی نہ بھلا سکے گی۔ اور ہمارا افسانہ عبرت ہمیشہ سامعین عالم کو یاد دلاتا رہے گا۔

تو کہ بر [illegible] ہستی پہ تھے ایک حرف غلط
لیکن اٹھے بھی تو ایک نقش بٹھاتے اٹھے

رات کو پچھلے پہر کی تاریکی اور سناٹے میں یہ سطریں لکھ رہا ہوں میرا قلب مضطر اور آنکھیں اشک بار ہیں۔ آفتاب عید کے اشتیاق میں مشتاقان انتظار کروٹیں بدل رہا ہے۔ لیکن میری نظر ایک جھلملاتے ہوئے ستارے پر ہے۔

دیکھتا ہوں تو یاس و نا امیدی کی رات گو تاریک ہے لیکن پھر بھی ہماری امید کے افق پر ایک آخری ستارہ جھلملا رہا ہے جن آنکھوں نے ہرے خشک درختوں کو کٹتے ہوئے دیکھا ہے انہی آنکھوں نے خشک درختوں کو سرسبز اور شاداب بھی ہوتے دیکھا ہے اور خدا کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ یہ آسمان سے پانی برستا ہے اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے بعد بھی زندہ کر دیتا ہے۔ بیشک عقلمندوں کے لئے ان باتوں میں قدرت الٰہی کی بڑی بڑی بہت سی نشانیاں ہیں۔

ضرورت مؤذن

مسجد اہل حدیث سگرام پورہ لوہار شیری کا سورت کے لئے ایک متقی، دیانتدار اور علیم و بردبار مؤذن کی سخت ضرورت ہے۔

جو بھائی اس خدمت کو انجام دینا چاہیں خط و کتابت سے مشاہرہ و دیگر امور طے کر لیں۔

تجربہ کار مؤذن کو ترجیح دی جائے گی۔

پتہ:- متولی مسجد اہل حدیث

لوہار شیری سگرام پورہ

سورت (گجرات)

395002

D (D) 712

FORTNIGHTLY TARJUMAN

317, PRESS STREET, SADAR BAZAR, DELHI-110006

مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کی مطبوعات

رحمت العالمین مکمل سیٹ	۴۵/-
ترمذی شریف مکمل	
تاریخ اسلام مکمل سیٹ	۱۰۰/-
ترجمان القرآن اول دوم سوم چہارم مکمل سیٹ	۱۲۵/-
قاموس الجدید اردو عربی	۳۴/-
المجاز	۸۰/-
اسلامی وظائف	۱۵/۵۰
تیسیر القرآن فی سپارہ	۸۰/-
پارہ عم "	۲۵/-
قاعدہ بغدادی	۳۰/۰۰
شہید سید احمد	۵/[illegible]
[illegible]	۵/[illegible]
[illegible]	[illegible]
کتاب الجنائز	۵/[illegible]
فتاوی علماء اہلحدیث	۹/۵۰
" " دوم	۱۸/-
قرآنی تعلیم اول	۶/۵۰
" دوم	۶/۵۰
انسان اپنے آپ کو پہچان	۱/۵۰
اسلامی نظام حکومت کے ضروری اجزاء (علامہ محمد حنیف گوجرانوالہ)	۲/-
درجات الیقین شیخ الاسلام ابن تیمیہ	۱/۵۰
دستور المتقی مجلد	۱۲/-
" غیر مجلد	۱۰/-
اصول تفسیر ابن تیمیہ	۵/-
سنت اور بدعت	
اصول ایمان محمد بن عبدالوہاب	
مبادی اسلام اول	۱/۳۰
" " دوم	۲/-
" " سوم	۳/-
" " چہارم	۲/۲۵
" " پنجم	۵/-
اسلامی کہانیاں اول	۱/۵۰

اسلامی کہانیاں دوم	۲/-
" " سوم	۲/۵۰
آسان حساب اول	۱/۵۰
" " دوم	۲/-
" " سوم	۲/۵۰
معلومات عامہ اول	۱/۵۰
" " دوم	۲/-
" " سوم	۲/۵۰
حنفی چراغ کی لپٹ	۱/-
حسن بصری	۱/-
فضائل ماہ محرم و یوم عاشورہ	۱/-
بیان ایمانیات	۳/-
حب رسول کے مظاہرے	۶/۵۰
دینی تحریکوں میں بنیادی بگاڑ کا مفہوم	۵/۵۰
تنقیدی پاکٹ بک	۱/۵۰
اسلام اور اہلحدیث حضرت مولانا ثناء اللہ	۵/۵۰
ایصال ثواب	۳/-
اسلامی عقیدہ علامہ عبدالرحمن رحمانی	
کلمہ طیبہ کی آن بان	۱/-
شرک کیا ہے امام ابن تیمیہ	۲/-
اسلامی عقیدہ	۲/-
احکام نماز محمد بن عبدالوہاب	
امامت اور سیاست ابن تیمیہ	
توحید کیا ہے؟ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب	۲/۵۰
مغربی رہنمائی عام خیالی	۱/۵۰
کردار کا جادو شاہ فیض الدین	۱/۵۰
قانون الہی یا انسانی عبدالقادر عودہ شہید	۳/۵۰
قرآن اور دعوت انقلاب سید قطب شہید	۳/۵۰
چالیس حدیث امام نووی انگریزی اردو	۸/-
قرآنی اخلاق پروفیسر عبدالصمد	۳/۷۵

اقبال اور سوشلزم ڈاکٹر حسین لاء خان ریٹائرڈ چیف جسٹس آف پاکستان	۹/-
مولانا مودودی اور یوم کپور سبحان خاں	۲/۵۰
دینا کتب حافظ محمد زکی	۵/-
حضرت عائشہ کی شادی اور امام عمر فاروق غلام لے	/۸۵
انسانیت کی تعلیم اور اسلام پروفیسر عبدالحمید صدیقی	۱/-
رسول اللہ کی نماز علامہ محمد حنیف گوجرانوالہ	۴/-
خالق کائنات حقیقی احمد سعید دیار دانا	۲/۵۰
سیرت علامہ قاضی سلیمان منصور پوری مولف رحمۃ للعالمین	۲/۵۰
سیرت امام ابن تیمیہ ابو زہرہ مصری	
اجتہاد و تقلید امام ابن تیمیہ	
توحید اور شرک محمد بن عبدالوہاب	
مولانا آزاد کی تصانیف	
مضامین الہلال	۶/-
تبرکات آزاد	۲/۵۰
قول فیصل	۹/۵۰
انسانیت کے دروازے پر	۹/-
کاروان خیال	۶/۵۰
غبار خاطر	۱۶/۵۰
مولانا حمیدالدین کے کلام سے	
دین کیا ہے	۲/-
[illegible]	۲/۵۰
ظہور اسلام	۱۲/-
تاریخ [illegible]	۲/-
مذہب اور [illegible]	۲/۵۰
تعارف اسلام	۳/۵
تجدید دین	۳/۵۰
الاسلام	۱۵/۵۰

زلزلۂ قیامت	۳/۵۰
تعلیمات اسلام	۳/۵۰
فسادات کا مسئلہ	۴/۵۰
مذہب اور جدید چیلنج	۱۵/۵۰
اسلام دین فطرت	۲/۵۰
اسلامی دعوت	۲/-
قرآن کا مطلوب انسان	۵/۵۰
اسلام و مسیحیت امام ابن تیمیہ	
حیات شیخ الکل سید نذیر حسین محدث میاں صاحب	
شرک کون؟ محمد بن عبدالوہاب	
سیرت رسول " "	
داعی حق مکمل	۲/۵۰
المعلم الشباب	۲/-
حلیۃ الرسول	۱۵/-
تنقید و تقلید	۲/۵۰
انکار حدیث	
حق یا باطل	۲/-
تصوف کی حقیقت	۳/-
مجذوب	۱/-
اصلاح ارض	۲/-
تفسیر ابن کثیر جلد اول	۱۴/-
گل کدہ	۳/۵۰
الوصیۃ الصغریٰ	۱/-
جمعیت ایک مستقل بحث	۲/-
تبلیغ دین	۲/-
اسلام میں والدین کا مقام	۳/-
جماعت دینی اسلامی کا خاتمہ	۲/-
عاشورا	۱/-
حج مسنون	۳/-
مسئلہ قبر پرستی	۱/-
التوحید	۳/-
پانچ خطبے	۵/-
ایمان	۲/۵۰
حزب الاعظم	۶/-

ملنے کا پتہ:- مکتبہ ترجمان پوسٹ بکس ۱۳۰۶، دہلی ۶

(اسلامک ... پرنٹر پبلشر نے خواجہ پریس جامع مسجد دہلی میں چھپوا کر دفتر ترجمان ۳۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی سے شائع کیا)